بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۲ | ۱۸ ماہ ظہور ۱۳۲۳ ہش | ۲۸ شعبان ۱۳۶۳ھ | ۱۸ اگست ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۹۳

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۵ ماہ ظہور (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۰ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ نزلہ اور گلے کی خراش اور حرارت کے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کچھ سوء ہضمی کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۶ ماہ ظہور۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو گزشتہ رات پھر درد نقرس کی تکلیف کچھ زیادہ ہوگئی ہے۔ اور پاؤں کے علاوہ بائیں ہاتھ میں بھی شروع ہوگئی۔ جس کی وجہ سے رات بے چینی میں گزری۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

آج بعد نماز عصر مرکزی مجلس انصار اللہ کا جلسہ زیر صدارت حضرت مولوی شیر علی صاحب مسجد

نمبر الفضل قادیان

۲۸ شعبان ۱۳۶۳ھ

مولوی ثناء اللہ صاحب کی کج روی

عرصہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تمام کوششیں احمدیت کی مخالفت میں صرف ہو رہی ہیں۔ کتمان حق اور دروغ بیانی میں ان کی زبان و قلم چلتا رہا۔ اور ابھی تک چل رہا ہے۔ مگر نہایت بے ڈھنگے پن سے۔ کیونکہ آج تک سوائے ناکامی اور نامرادی کے انہیں کچھ حاصل نہیں ہوا۔ حال میں مولوی صاحب نے "خلیفہ قادیان کا خطبہ نکاح خلاف سنت اور نکاح ناجائز" کے عنوان سے "اہلحدیث" ۱۱ اگست میں ایک مضمون لکھ کر مضحکہ خیز دروغ بیانی کا نمونہ قارئین "اہلحدیث" کے لئے پیش کیا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب اپنے مذکورہ بالا ادعا کے ثبوت میں لکھتے ہیں۔

"حدیثوں میں صاف ملتا ہے۔ کہ خطبہ نکاح آنحضرت علیہ السلام یوں پڑھا کرتے تھے۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد تین آیات مندرجہ ذیل تلاوت فرماتے تھے۔ (آگے آیات مسنونہ لکھی ہیں) خلیفہ قادیان نے کیا کیا۔ الف لیلہ کی طرح طویل لیکچر دے کر اخیر میں کہہ دیا۔ میں اس نکاح کو قبول کرتا ہوں۔ منکوحہ یا ولی منکوحہ کی طرف سے مجلس نکاح میں ایجاب کا ذکر نہیں ملتا۔"

یہ تو مولوی صاحب کے نزدیک نکاح کے خلاف سنت ہونے کے دلائل ہیں۔ اب نکاح کے ناجائز ہونے کی دلیل بھی سن لیجئے۔ لکھتے ہیں :-

"خلیفہ قادیان نے نکاح کی علت یہ بتائی ہے۔ کہ پہلی بیوی کے بچوں کی حفاظت یہی منکوحہ کر سکے گی۔ کیونکہ یہ اس کی بھتیجی ہے۔ میں کہتا ہوں یہ عذر بھی خلاف شرع ہے۔ جس بچے کی ماں انتقال کر جائے اس بچے کی پرورش کا حق شرع نے نانی کو دیا ہے۔ ان بچوں کی نانی زندہ ہے اس کو اس حق سے محروم کر کے دوسری کے سپرد کرنا قادیانی شریعت میں جائز ہوگا۔ اسلامی شریعت میں نہیں۔"

کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ مولوی صاحب نے یہ سب باتیں محض قیاس سے لکھیں۔ اور ان سے بالکل غلط نتائج اخذ کئے۔ انہیں چاہیئے تھا کہ پہلے تحقیق کر لیتے اور پھر قلم اٹھاتے۔ مگر ان کی کج فطرتی نے ان کو اس بات کی اجازت نہ دی۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب سنت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد ہی خطبہ پڑھا۔ اور ہر نکاح کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اسی طرح کرتے ہیں۔ اگر مولوی صاحب کے دل میں لیس الخبر کالمعاینۃ کی حدیث کی کچھ قدر ہوتی۔ تو اس قسم کی دروغ گوئی کا ارتکاب نہ کرتے۔ پھر مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آیا کرتی۔ مجلس نکاح میں جو سینکڑوں اصحاب شریک تھے انہیں معلوم ہے۔ کہ منکوحہ کی طرف سے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ولی مقرر تھے۔ اور انہوں نے ایجاب قبول کیا۔

باقی رہا یہ لکھنا کہ ان بچوں کی نانی زندہ ہے۔ اور وہ بچوں کی پرورش کر سکتی ہے یہ بھی مولوی صاحب کی غلط بیانی ہے۔ اس خاتون جنت کو فوت ہوئے عرصہ گزر چکا ہے۔ اور خطبہ نکاح کے یہ الفاظ اس طرف اشارہ بھی کرتے ہیں۔ کہ "مریم بیگم مرحومہ (حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کی والدہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے"۔ مگر مولوی صاحب نے باوجود یہ الفاظ پڑھنے کے اوٹ پٹانگ اعتراض کر دیا۔

اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ اخبار "الفضل" میں "خطبہ نکاح" درج کیا گیا۔ نہ کہ "مجلس نکاح" کی روئداد لکھی گئی۔ کہ مولوی صاحب نے اس میں سے ایسی باتوں کی تلاش شروع کر دی۔ جو مجلس نکاح کے لئے مسنون ہیں جن کی ہماری جماعت میں ہر نکاح کے موقعہ پر پوری پابندی کی جاتی ہے۔ اور اس مبارک تقریب پر بھی کی گئی۔ اور جب مولوی صاحب کو خطبہ نکاح میں یہ باتیں نظر نہ آئیں۔ تو انہوں نے اپنی کج روی سے مجبور ہو کر غلط قیاسات قائم کر لئے۔ اور ان سے غلط نتائج اخذ کر کے شائع کر دیئے

اسی طرح خطبات جمعہ کے متعلق بھی یہ غلط بیانی کر دی۔ کہ

"خاص اس خطبہ کو ہم نے خلاف سنت کہا ہے۔ حالانکہ خلیفہ جی کے سارے خطبے خلاف سنت ہوتے ہیں۔ قادیان میں خطبہ کا طریق وضع کیا گیا ہے۔ کہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر کسی مضمون کا لیکچر دیتے ہیں حالانکہ حدیثوں میں آنحضرت علیہ السلام کے خطبہ کے متعلق یہ الفاظ آئے ہیں۔ کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یقرأ القرآن ویذکر الناس فیھما۔ آنحضرت علیہ السلام جمعہ کو دو خطبہ دیتے۔ ان میں قرآن پڑھتے۔ اور مخاطبین کو نصیحت فرماتے قادیان کے خطبے سننے والے کوئی صاحب ہمیں بتائیں۔ کہ قادیان کے خطبے اس حدیث کے مطابق ہوتے ہیں یا ہرگز نہیں ہوتے۔"

حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام خطبات جمعہ بھی عین اس سنت رسول اللہ کے مطابق ہوتے ہیں۔ مگر اشاعت کے وقت ان امور کا بار بار ذکر نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ وہ سب کو معلوم ہی ہیں۔ اور یہی صورت خطبہ نکاح کے متعلق آیات مسنونہ اور ایجاب و قبول کے متعلق اختیار کی جاتی ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے پرانے عنید کا ایسی چھوٹی چھوٹی اور وہ بھی بے سروپا اور بے بنیاد باتوں پر اترآنا بتاتا ہے۔ کہ مخالفین کے ترکش مخالفت کے تیروں سے بالکل خالی ہو چکے ہیں۔ اور اب وہ گلے پڑا ڈھول بجاتے ہوئے کچھ نہ کچھ

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

مبلغ سیرالیون کیلئے دعا

مکرمی چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ واقف زندگی تحریک جدید سیرالیون کیلئے کراچی سے روانہ ہو چکے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ انکے بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہنچنے اور کام میں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ انچارج تحریک جدید قادیان

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا۔ (۱) منشی الطاف حسین صاحب کلرک لنگرخانہ عرصہ سے بیمار ہیں (۲) بابو عبدالکریم صاحب گنج مغلپورہ کے بچے بیمار ہیں۔ (۳) خورشید احمد صاحب گھٹیالیاں کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۴) جناب ابوالحسن صاحب سب رجسٹرار (Netrakona) نیترا کونا ضلع میمن سنگھ کا چھوٹا بچہ بیمار ہے (۵) رمضان احمد صاحب ساکن موضع دولیوالہ ضلع لاہور بعارضہ فالج ادہرنگ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۶) ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب پنشنر قادیان پاؤں میں پھوڑا نکلنے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ (۷) منظور احمد خانصاحب نسیم کارکن دفتر محاسب قادیان کا چھوٹا بھائی عبدالشکور بوجہ بخار نمونیہ سخت بیمار ہے (۸) ہدایت اللہ صاحب نیو دہلی کی بھتیجی بعمر ۹ سال کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ (۹) اہلیہ صاحبہ مرزا معظم بیگ صاحب سری نگر پہنچکر بیمار ہو گئی ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت (۱) چوہدری عبدالغنی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کریام کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بچہ کو دین کا خادم بنائے۔ خاکسار نور احمد خان قادیان

(۲) میاں عبدالمنان صاحب کنگی کے ہاں ۷ راگست کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا کی۔ احباب درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مشتاق عالم

(۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے چھوٹے لڑکے عزیز محمد اقبال احمد کو فرزند عطا کیا ہے۔ تمام بزرگوں اور دیگر احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ دعا فرمائیں کہ خداوند کریم مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ ذرہ نوازی بچے کا نام محمد اکرام احمد تجویز فرمایا ہے۔ خاکسار برکت علی لائق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ

وفات (۱) محترمہ سیدہ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ سید غلام حسین شاہ صاحب سیکنڈ ماسٹر ملکھانوالہ ضلع سیالکوٹ فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ کی یادگار ایک چھ ماہ کی بچی ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خوشی محمد۔ (۲) میری والدہ صاحبہ ۳ راگست کو موضع بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر میں وفات پاگئیں۔ نعش بذریعہ لاری قادیان لائی گئی۔ ۴ راگست کو جنازہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھایا۔ اور نعش مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئی۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد عبدالحق مجاہد امرتسری

(۳) خاکسار کی زوجہ سردار بیگم صاحبہ ۳۰ رجولائی کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار سلطان احمد مدرس پیرخانہ ضلع گجرات۔ (۴) بشیر احمد ظفر اللہ خانصاحب پٹواری نہر ۱۴۔ ۱۵ رجولائی کی درمیانی شب کو فوت ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبدالمجید۔ (۵) میرے والد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے اور نہایت مخلص احمدی تھے مورخہ ۱۰ راگست کو وفات پاگئے۔ احباب جماعت قبلہ والد صاحب کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ مستری محمد حسین گھڑی ساز فرید کوٹ

(۶) چوہدری غلام حسین صاحب بی۔ اے پسر چوہدری عطا محمد صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ بسراوال ۱۳ راگست سنہ ۴۴ء کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چوہدری عطا محمد صاحب درخواست کرتے ہیں کہ احباب جماعت مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ امیر احمد

دعائے نعم البدل (۷) میرے بھتیجے ملک محمد لطیف صاحب کا لڑکا خورد سالہ محمد کریم فوت ہو گیا ہے۔ اس سے بڑا لڑکا ناقص الخلقت ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور دوسرے لڑکے کے خلقی نقائص کو دور فرمائے۔ خاکسار محمد عبدالعزیز چیف انسپکٹر بیت المال

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خط لکھنے والے احباب کیلئے ضروری اعلان

جو دوست حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور خطوط لکھتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں۔ کہ ان کو جواب بھی ملے۔ ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہر خط پر اپنا صحیح اور مکمل پتہ لکھا کریں۔ پنجاب کے لئے تو ضلع ضرور لکھنا چاہیئے۔ مگر دوسرے صوبوں سے جو خط آئے اس میں صوبہ بھی لکھنا چاہیئے۔ سوائے مشہور بڑے شہروں کے کہ جو سب کو معلوم ہیں۔

پہلے بھی بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ لیکن پھر بھی اس اعلان کی ضرورت ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ خطوط۔ تار یا منی آرڈر کرتے وقت ان باتوں کو مدنظر رکھیں۔ دوسری عرض اس ضمن میں یہ ہے کہ پتہ صاف لکھا ہوا ہو۔ جو آسانی سے ہر شخص پڑھ سکے۔ حضرت صاحب تو خط اور نام سب کچھ پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن جس کلرک نے پتہ لکھنا ہوتا ہے۔ اس کو تو ضروری نہیں کہ ذاتی علم ہو۔ اگر وہ پڑھ ہی نہ سکے۔ تو پتہ لکھیگا کس طرح۔

خاکسار عبدالرحیم درد پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

پیغامیوں کے فتنہ کے خلاف قراردادیں

۱۔ ۳۰ رجولائی سنہ ۱۹۴۴ء کو مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری کا جلسہ منعقد ہوا جس میں پیغامیوں کی فتنہ پردازی کے خلاف حسب ذیل احتجاجی قرارداد منظور کی گئی۔

یہ اجلاس پیغامیوں کی اس فتنہ پردازی اور غلط پروپیگنڈا کے خلاف جو حضرت مصلح موعود کے خطبہ جمعہ کے ادھورے فقرات پیش کر کے لوگوں کو محض جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل دلانے کے لئے کر رہے ہیں نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ خاکسار سید فضل عمر سکرٹری

۲۔ ۶ راگست بروز اتوار بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ پشاور کا غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب ڈاکٹر فتح الدین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں "پیغام صلح" کے ناپاک اور پر کذب اتہام کے خلاف جو اس نے محض اشتعال انگیزی اور فتنہ پردازی کی غرض سے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف شائع کیا سخت نفرت اور دلسوزی کا اظہار کیا گیا اور حسب ذیل ریزولیشن احباب جماعت نے متفقہ طور پر پاس کیا۔

جماعت احمدیہ پشاور کا یہ اجلاس مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کے اس سراسر غلط اور شرمناک پروپیگنڈا پر اظہار نفرت کرتا ہے۔ جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ "الفضل" ۱۹ رجون سنہ ۱۹۴۴ء کے ادھورے اور محرّف اقتباسات کی بنا پر شروع کر رکھا ہے۔ پیغامیوں کا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ پر یہ ناپاک الزام لگانا کہ آپ نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے ظالمانہ فعل ہے۔ ہم اس کے خلاف شدید ترین نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور تمام قوموں کے شرفاء سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس جھوٹے اور محض معاندانہ الزام کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھیں۔ ہم گورنمنٹ کو بھی توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس بے بنیاد اور غلط پروپیگنڈا کا فوری طور پر سدباب کرے جو اس لئے قصداً کیا جا رہا ہے کہ عوام الناس کو جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کریں۔ اس اشتعال انگیزی کا نتیجہ خطرناک ہو سکتا ہے۔ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کی اشتعال انگیزی اور منافرت کے پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی کرے۔

خلیل الرحمٰن خان سکرٹری امور عامہ پشاور

۳۔ ۲۱ رجولائی بعد نماز جمعہ جماعت ہائے احمدیہ کنٹھیاں بموجودگی نمائندگان جماعتہائے احمدیہ تحصیل سنبٹ کا دفتر انجمن احمدیہ پونچھ میں ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت سردار حسین خان صاحب منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر حسب ذیل ریزولیشن پاس ہوا۔ ر/

رأ پیغامیوں کے اس ناپاک فعل کو جماعت ہائے احمدیہ علاقہ پونچھ نہایت ہی نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ یہ محض ایک بہتان عظیم ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر لگایا گیا ہے۔ جو عشق اور محبت حضور کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ وہ حد تحریر سے باہر ہے۔ خاکسار عبدالکریم خان

ڈلہوزی میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

احرار کانفرنس کے جواب میں

ڈلہوزی ۱۳ اگست۔ گزشتہ دنوں احرار نے یہاں ایک کانفرنس کی جس میں مسٹر مظہر علی اظہر۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور دیگر احراری لیکچراروں نے جماعت احمدیہ کیخلاف بے سروپا اور بالکل غلط اور جھوٹی باتیں بیان کیں۔ احمدیت کی حقیقی تعلیم کو پیش کرنے نیز احرار کے فرسودہ اعتراضات کی تردید کے لئے واقفین تحریک جدید نے بروز اتوار ایک عام جلسہ کا اہتمام صدر بازار ڈلہوزی میں کیا۔ اس جلسہ کے ہر دو اجلاس میں ہندو مسلمان عیسائی اور سکھ شرفاء خاصی تعداد میں شریک ہوئے اور جملہ تقاریر کو توجہ کے ساتھ سنا۔ ذیل میں جلسہ کی مختصر کارروائی درج کی جاتی ہے۔

پہلا اجلاس زیر صدارت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد شیخ ناصر احمد صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ہم یہ جلسہ اس آسمانی آواز کو آپ لوگوں تک پہنچانے کے لئے کر رہے ہیں۔ جو اس زمانہ میں قادیان سے اٹھی۔ اور جسے دنیا کی کوئی طاقت دنیا میں پھیلنے سے روک نہ سکی۔ پھر

ملک عطاء الرحمٰن صاحب

نے اپنے لیکچر کو تین حصوں میں منقسم کیا پہلے قرآن کریم کی آیات اور تعلیم سے ثابت کیا۔ کہ جملہ انبیاء معصوم عن الخطاء اور خدا تعالےٰ کے برگزیدہ اور اس کے مخلص بندے ہیں۔ اس کے اثبات کے لئے انہوں نے آیات ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ (نجم) قال فبعزتک لاغوینھم اجمعین الا عبادک منھم المخلصین (ص ع ۵) پیش کیں۔ آخری آیت سے استدلال کرنے کے بعد بتایا کہ قرآن کریم کی رُو سے مخلصین کون ہیں۔ حضرت یوسف کے متعلق الفاظ انہ من عبادنا المخلصین آئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت اسحٰقؑ حضرت یعقوبؑ کے متعلق انا اخلصنٰھم بخالصۃ ذکری الدار خدا تعالےٰ نے فرمایا

اس کے بعد مسلمانوں نے انبیاء پر جو غلط الزامات لگائے ہیں۔ ان کے چند ایک حوالجات پیش کئے۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین جھوٹ۔ حضرت آدم علیہ السلام کا شرک کرنا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا زلیخا کی طرف رغبت کرنا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا اپنی ننانویں بیویوں کے ساتھ ایک اور بیوی کسی دوسرے شخص سے چھین لینا وغیرہ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم عصمت انبیاء کے متعلق پیش کی۔

حافظ قدرت اللہ صاحب

کا موضوع تقریر حقیقت ختم نبوت تھا۔ انہوں نے آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین پیش کرتے ہوئے خاتم النبیین کے معنوں میں جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمانوں کے درمیان فرق بیان کیا۔ اور بتایا کہ عام محاورہ میں بھی خاتم یعنی جامع کمالات کے ہیں۔ مثلاً ہم کہیں کہ فلاں شخص پر سخاوت ختم ہے۔ یا رستم پر شجاعت ختم ہے۔ یا حضرت علی کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آپ خاتم الاولیاء ہیں۔ تو اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ اب کوئی سخی مطلقاً نہیں ہوگا۔ یا اب کوئی شخص بہادر نہیں ہوگا۔ یا اب کوئی ولی نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کا مطلب یہی تھا۔ کہ ان جیسا سخی یا بہادر یا ولی نہیں ہوگا یہی معنے خاتم النبیین کے ہیں۔ کہ آپ جیسا نبی نہیں ہوگا۔ اس استدلال اور معنوں کی تصدیق کے طور پر محی الدین صاحب ابن عربی امام شعرانی۔ ملا علی قاری اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے اقوال پیش کئے۔ بالآخر بیان کیا۔ کہ خاتم النبیین کے معنے خاتم ہونے کے صرف اسی صورت میں مانے جا سکتے ہیں۔ جب آپ کے بعد گمراہی کا احتمال ہی نہ ہو۔ جب گمراہی کا احتمال موجود ہے۔ بلکہ تجربہ کہتا ہے۔ کہ گمراہی جا بجا موجود ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہادی کا وجود نہ ہو۔

شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے

آپ کا موضوع امن عامہ کا قیام از روئے اسلام تھا۔ آپ نے بتایا کہ جنگ و جدل اور فسادات کے چار بڑے بڑے بواعث ہیں۔ (۱) لالچ (۲) تفاخر قومی (۳) عہد شکنی و دھوکہ بازی (۴) سود خواری۔ اس کے بعد لالچ اور حرص کے مقابلہ میں اسلام کی عالمگیر اخوت کی تعلیم پیش کی۔ تفاخر قومی کے مقابلہ میں ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کی تعلیم پیش کی۔ معاہدات کی پابندی کے نمونے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے واقعات سے پیش کئے۔ سود خواری کے خلاف اسلامی تعلیم پیش کی۔ اور بالآخر اسلامی لیگ آف نیشنز کے اصول اور امن عامہ کی تعلیم پیش کی۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

نے صدارتی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور آپ کے متعلق مسلمان بھائیوں کے بعض الزامات پیش کئے۔ آپ کی تقریر کے آخری حصہ میں احرار کے بعض افراد نے جلسہ خراب کرنے کی کوشش کی۔ جن کو نرمی سے سمجھایا گیا۔ اور جلسہ خیر و خوبی کے ساتھ بعد دعا ایک بجے ختم ہوا۔

اجلاس دوم زیر صدارت جناب چوہدری محمد الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر و سابق ریونیو منسٹر ریاست جودھ پور بوقت ۶ بجے شام منعقد ہوا۔ اور ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

چوہدری مشتاق صاحب باجوہ۔ ایل ایل بی

نے پہلے احرار لیڈروں کی حقیقت بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اگر ایسے لوگ ہمیں گالیاں دیں۔ تو یہ عین ان کی شان کے شایاں ہے۔ اس کے بعد آیت ما قتلوہ وما صلبوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ کی تشریح کی۔ اور احادیث سے ثابت کیا کہ رفع کے صحیح معنے کیا ہیں اس کے بعد فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم کو پیش کرتے ہوئے قرآن کریم محاورہ عرب اور لغت سے ثابت کیا۔ کہ توفی کے معنی بجز موت کے اور کوئی نہیں۔ اور اس آیت میں حضرت مسیح کے صرف دو زمانے بتائے گئے ہیں زندگی کا جو اس دنیا میں عیسائیوں کے درمیان گزرا۔ اور موت کا زمانہ ان دو زمانوں کے علاوہ اور کسی تیسرے زمانے کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے۔ آخر میں حضرت مسیح کے معجزات کی حقیقت کو بیان کیا۔ اور بتایا کہ مردوں کو زندہ کرنے اور پرندے بنانے کا وصف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے بڑھ کر پایا جاتا تھا۔

مولوی محمد علی صاحب مطلع فرمائیں

براہ مہربانی مولوی صاحب مطلع فرمائیں۔ کہ

(۱) ۲۸ جولائی کے خطبہ جمعہ میں (جو ۲ اگست کے "پیغام" میں چھپا ہے) جب آپ نے یہ فرمایا کہ "وہ بھی میاں صاحب کے مرید ہیں۔ جنہوں نے یہاں تک کہہ دیا ہے

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ✦ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

تو کیا آپ کو یہ معلوم تھا کہ یہ شعر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے عہد خلافت میں کہا گیا ہے؟

(۲) اگر معلوم تھا تو مہربانی کر کے بتایئے کس اخبار کے کس تاریخ کے پرچہ میں درج کیا گیا؟

(۳) اگر معلوم نہ تھا۔ تو آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اسی خطبہ میں یہ کس بناء پر کہا۔ کہ "اندر بیٹھ کر یہی سبق دیا جاتا تھا۔ اور اسی کو بڑھ کر شاعر نے کہا تھا۔ کہ اب کہ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلعم دنیا میں آئے ہیں۔ تو پہلے سے بڑھ کر شان میں آئے ہیں؟

(۴) کیا بغیر علم کسی کی طرف کوئی بات بطور الزام منسوب کرنا اسلام میں جائز ہے۔ اور ایک ایسی ٹولی کے امیر کی شان کے شایاں جس کا دعویٰ ہے۔ کہ اس وقت اسلام کی صحیح تعلیم پر چلنے والی وہی ہے۔

مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی

موضوع تقریر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھا۔ آپ نے بوضاحت بتایا۔ کہ نبی کی بعثت کا وقت وہ ہوتا ہے۔ جب دنیا میں گمراہی کا جال بچھ جاتا ہے۔ اور یہ زمانہ اپنی گمراہی کے لحاظ سے انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ اس کے بعد بتایا۔ کہ قرآن کریم نے سچے نبیوں کے لئے یہ معیار بتایا ہے کہ وہ کامیاب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نصرت کرتا ہے۔ اور جھوٹے نبی نامراد۔ اور خائب و خاسر ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے قہری ہاتھ سے تباہ ہوتے ہیں۔ اسکے مطابق جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن روز بروز ترقی کرتا جا رہا ہے۔ اور دنیا کے کناروں سے لوگ کھچے آ رہے ہیں۔ یہ آپ کی صداقت کی بین دلیل ہے۔ آخر میں آریہ قوم کی کتب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ اور دعویٰ کرشن کی بھی وضاحت فرمائی۔

مولوی محمد احمد صاحب مولوی فاضل

نے احرار کے اعتراضات کے متعلق بتایا۔ کہ اس قسم کے اعتراض اس لئے کئے جاتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جانتے ہیں کہ ان کے لیڈر ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس کے بعد جماعت کے مالی نظام کی وضاحت کی۔

سوا آٹھ بجے دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار محمد احمد ثاقب واقف زندگی از ڈلہوزی صدر

اخبار "مدینہ" کو نیک مشورہ

اخبار "مدینہ" مورخہ ۲۸ جولائی میں "قادیانی مسلمان نہیں ہیں" کے عنوان سے ایک نوٹ چھپا ہے مسٹر جناح جن کو مسلم لیگ والے قائداعظم کہتے ہیں۔ ان کے متعلق لکھا گیا ہے۔ کہ ان کو مذہب کی الف۔ بے بھی نہیں آتی۔ اور باقی جمیع مسلمانوں کے متعلق "مدینہ" ۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء میں یہ شائع ہو چکا ہے۔ کہ "آجکل مسلمانوں کی حالت کیا ہے۔ اس کا سطحی خاکہ مختصر یہ ہے کہ وہ امور جنکا مذہب سے دور کا تعلق نہیں ان پر جان دینا شہادت سمجھتے ہیں۔ مگر جہاں اسلام کی حقیقت مٹی جا رہی ہو۔ اس کے متعلق کوئی زبان تک نہیں ہلاتا۔ اسوقت مسلمان جسقدر تعلیم نبوی۔ اور اخلاق حمیدہ اور اسوہ حسنہ سے بے بہرہ ہیں۔ اور بدعت اور شرک و کفر اور نفاق و مظالم و معاصی میں گرفتار ہیں۔ اس کا بیان کرنا ضروری نہیں۔ شر و فساد، جھوٹ و فریب، دغابازی۔ حرامکاری۔ غرضیکہ کونسی برائی ہے۔ جو ہم میں نہیں۔ پھر طرفہ یہ کہ ہم اپنے آپ کو ایسی ذات سے وابستہ کریں جسکے ہم پیرو نہیں۔ ہم کو دعویٰ ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ مگر ہمارے کام مسلمانوں کے نہیں۔" یہ تحریر شاہد ہے کہ اخبار "مدینہ" کو اس وقت حقیقی مسلمان کہیں بھی نظر نہیں آتے۔ یہاں تک کہ اپنی ذات کے متعلق بھی اُسے یقین نہیں۔ مگر ادھر دعویٰ یہ ہے۔ کہ مذہب اسلام قیامت تک زندہ رہیگا۔ کیا ایسے پیروؤں کے ساتھ جن کا "مدینہ" نے اپنی تحریر میں نقشہ کھینچا ہے کوئی مذہب مذہب کہلانے کا حقدار ہے؟ سنیئے! اس میں شک نہیں کہ اسلام ہمیشہ زندہ رہیگا۔ یہ فرمودہ ایسی ذات کا ہے جو غلط نہیں ہو سکتا۔ "مدینہ" کو اس امر کے سمجھنے کیلئے ایک بہت آسان طریق عرض کرتا ہوں۔ "مدینہ" کو صرف چند لمحوں کے لئے خدائے واحد ولاشریک کو حاضر ناظر جانکر بغض و عناد کو دل سے نکال کر تعلیم نبوی کی روشنی میں جو اسلامی صفات ہونی چاہئیں۔ ان کو اپنے ذہن میں رکھیں۔ اور پھر دیکھیں کہ یہ صفات انفرادی اور جماعتی رنگ میں کہاں پائی جاتی ہیں۔ پھر جہاں بھی یہ صفات ملیں۔ ان میں شریک ہو کر فلاح دارین حاصل کریں۔ کیونکہ اسلام ہمیشہ اپنے اعجاز اور اپنے پیروؤں کے ساتھ زندہ رہا ہے۔ اور رہیگا۔ اگر "مدینہ" مذہب کی خاطر اتنی زحمت بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ تو ایک اور بہت ہی آسان طریق عرض کرتا ہوں۔ دیکھیے! یکم دسمبر ۱۹۲۱ء کے "مدینہ" میں لکھا ہے کہ شاہ نعمت اللہ ولی کی نظم کے ایک شعر کے مطابق الفاظ کنت کنفض سے بقاعدہ جمل ظہور مہدی کا زمانہ ۱۳۴۰ھ ظاہر ہوتا ہے۔ اور حالت موجودہ میں اس بات کی سختی سے ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ امداد غیبی کا بہت جلد ظہور ہو۔ اب صرف اسقدر دیکھنا ہے۔ کہ آیا کوئی شخص اس نام اور ایسی امداد کا دعویدار اس زمانہ میں آیا ہے یا نہیں۔ اگر کوئی ایسا دعویٰ رکھتا ہے تو تاجدار مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے اصول پر اسکی سچائی کو پرکھ کر والہانہ طور پر یہ کہتے ہوئے کہ اے گل بتو خرسندم کہ تو بوئے کسے داری اس سے جا ملیں۔

ڈاکٹر محمد لطیف از جے پور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ✽ ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

میں ۱۳ اگست کو امرتسر سے قادیان آ رہا تھا۔ کہ ایک صاحب سے مذہبی گفتگو ہونے لگی جنہوں نے بڑے فخر سے اپنے آپ کو "مولوی فاضل" بتایا۔ اور یہ اعتراض پیش کیا۔ کہ مرزا صاحب نے درثمین میں لکھا ہے ؎ کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ✽ ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار اور اس شعر سے ثابت ہوگیا۔ کہ مرزا صاحب آدمی نہیں بلکہ کرم خاکی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ بشر کی جائے نفرت بھی۔ ایسا آدمی کس طرح نبی ہو سکتا ہے۔ جو خود کہے کہ میں انسان بھی نہیں ہوں۔

میں نے کہا۔ اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی نہایت درجہ عاجزی اور انکساری کا اظہار فرمایا ہے۔ نہ یہ کہ اپنے آدمی ہونے سے انکار کیا ہے۔ کیونکہ ان کو آدمی ماننے پر تو ان کے اشد ترین دشمن بھی مجبور ہیں۔

قادیان پہنچکر جب میں نے یہ قصہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سے بیان کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ زبور کے بائیسویں باب میں حضرت داؤد کے یہ الفاظ موجود ہیں کہ:۔

"پر میں تو کیڑا ہوں۔ انسان نہیں" "آدمیوں میں انگشت نما ہوں اور لوگوں میں حقیر"

خدا را کوئی بتائے کہ ان الفاظ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا شعر میں بال برابر کا بھی فرق ہے؟ کیا وہ لوگ یہ ماننے کیلئے تیار ہیں۔ کہ چونکہ خود حضرت داؤد نے اپنے آپ کو کیڑا کہا ہے۔ اور اپنی انسانیت سے انکار کیا ہے۔ لہذا وہ آدمی نہیں تھے۔

واضح ہو کہ اس قسم کے جذبات کا اظہار خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے عموماً اشعار میں کیا جاتا ہے علمائے امت اور بزرگان دین کے اشعار میں ہم کو اس سے بھی زیادہ عاجزی اور انکساری کے نمونے ملتے ہیں۔ مثلاً حضرت قدسی رحمۃ اللہ علیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں ؎

نسبتے خود بہ سگت کردم و بس منفعلم ✽ زانکہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی

شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی

مومن اور کافر

اخبار "تنظیم" لاہور مجریہ ۱۵ جولائی ۴۷ء کا ایک اقتباس ذیل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت اس کو غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کہ اللہ جل شانہٗ مخالفین کے قلم اور زبان سے سلسلہ احمدیہ کی جدوجہد اور ترقی کا اعتراف کرا رہا ہے۔ جہاں احمدی احباب مخالفین کے اس کھلے کھلے اعتراف پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں۔ وہاں اپنی تبلیغی کوششوں میں بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پے در پے ہدایات کے ماتحت بڑھ چڑھ کر اضافہ کریں۔ خاکسار عبد الکریم خالد

اخبار مذکور لکھتا ہے:۔ "قادیانی جماعت اپنے اجزائے ترکیبی کے اعتبار سے خواہ کیسی ہی فاسد ہو۔ لیکن ہمیں اس کی اس خوبی کا کھلے دل سے اعتراف کرنا چاہئے۔ کہ اس کا ہر فرد اپنے سینے میں تبلیغ کی سچی تڑپ رکھتا ہے۔ اور دل سے چاہتا ہے کہ لوگ احمدی بنیں۔ اور قادیانی جماعت میں شامل ہو کر حقیقی اسلام سے بہرہ مند ہوں۔ ان کا سرکاری ملازم اور دوکاندار۔ ان کا ڈاکٹر اور پروفیسر۔ ان کا خستہ اور خوشحال طبقہ اس جذبے سے سرشار ہے۔ اور اسی کو اپنی زندگی کا نصب العین سمجھتا ہے۔ دوسری طرف عام مسلمان بیگانہ خود ہو گیا۔ ان کے علماء بھی اس سچی اور تبلیغی تڑپ سے محروم ہیں۔ اور اس میدان میں آنے کے لئے تیار نہیں کہ تبلیغ اسلام کا کام زیادہ کرکے دکھائیں اور دوسری باطل جماعتوں کو اپنے کام اور عمل سے پیچھے گرا دیں۔ البتہ اس بات میں بہت چست ہیں کہ کام سے بچنے کیلئے کفر کے فتوے جڑ دیں۔ اور ترقی یافتہ دنیا کی عملی رہنمائی کے بجائے اسے یہ تلقین کریں کہ وہ دوسروں کے کام کا کوئی اثر قبول نہ کرے اور یہ فرض کرلے کہ جو کچھ ہو رہا ہے سب غلط ہے۔ درگاہ قادیانیہ کے گدی نشین مرزا محمود صاحب نے اپنے ایک خطبہ میں ہر احمدی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ "تبلیغ کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ انسان اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس چلا جائے اور ان سے کہے۔ کہ اب میں نے یہاں سے مرکر ہی اٹھنا ہے۔ ورنہ یا تو تم مجھ کو سمجھا دو۔ کہ میں غلط راستے پر ہوں یا تم سمجھو کہ تم غلط راستے پر جا رہے ہو۔" اگر یہ طریقہ اختیار کر لیا گیا۔ تو مرزا صاحب کا خیال ہے۔ کہ ایک ہی سال میں ایک لاکھ احمدی بڑھ جائیں گے۔ سوال اس کا نہیں کہ کافر گر کی رفتار تیز کرنا چاہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ مسلمان اور علمبرداران شریعت [illegible]"

"نتیجہ امتحان نظامِ نو"

الفضل مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۴۴ء میں نظامِ نو کے امتحان کا جو نتیجہ شائع ہوا ہے۔ اس کا بقیہ حصہ درج ذیل ہے:

لکھنؤ

قریشی مختار احمد صاحب ۶۸
سلطان احمد خانصاحب ۵۴
شبیر احمد صاحب بی اے ۶۱
فاطمہ خیر الدین صاحبہ ۶۰

لجنہ اماءاللہ قادیان

ہاجرہ درد صاحبہ ۴۴
عطیہ درد صاحبہ ۳۴
صالحہ " " ۵۳
امۃ الرحیم صاحبہ ۳۳
رضیہ بیگم صاحبہ جماعت نہم ۳۷
جمیلہ پروین صاحبہ عرفانی ۳۴
نجم النساء بیگم صاحبہ ۴۳
عزیزہ رضیہ صاحبہ ۳۸
سلمیٰ سیارہ صاحبہ ۳۳

لجنہ اماءاللہ دارالرحمت

ثریا صاحبہ بنت چوہدری محمد شفیع صاحب ۵۰
بشریٰ خاتون صاحبہ ۴۴
امۃ الوہاب ضیاء صاحبہ ۵۰
زبیدہ بیگم صاحبہ بنت صدر الدین صاحب ۳۳
امۃ الہادی صاحبہ ۳۷
سیدہ بیگم صاحبہ بنت میر مہدی حسین صاحب مرحوم ۴۴
امۃ المنان ریحانہ صاحبہ ۳۷
آمنہ بیگم صاحبہ بنت میاں ولی محمد صاحب مرحوم ۶۶
بلقیس صاحبہ بنت چوہدری عبدالحمید صاحب ۳۴
امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت میاں ولی محمد صاحب مرحوم ۳۳
امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت ڈاکٹر احمد الدین صاحب ۳۵
امۃ الحفیظ صاحبہ بنت شیخ مختار نبی صاحب ۵۸
امۃ السلام صاحبہ بنت چوہدری عزیز احمد صاحب ۴۷
امۃ الرحمٰن صاحبہ ۴۸
صدیقہ صاحبہ ۳۳
مسعودہ بیگم صاحبہ بنت میاں معراج الدین صاحب ۴۳
فہمیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو احمد جان صاحب ۳۳
سعیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو احمد جان صاحب ۴۱
سکینہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری مبارک علی صاحب ۴۳
طاہرہ سلطانہ صاحبہ ۴۳
امۃ القیوم صاحبہ بنت عبدالکریم صاحب ۳۷
سکینہ خانم صاحبہ سیکرٹری لجنہ دارالرحمت ۴۴
سلیمہ صاحبہ ۳۸
سعیدہ شمس النساء صاحبہ ۴۳
رشیدہ بیگم صاحبہ ۴۷

خدام الاحمدیہ قادیان

بورڈنگ تحریک جدید

عبدالمجید صاحب ۳۷
نور الحق صاحب افریقی ۴۲
نعمت اللہ صاحب ۳۳
مصلح الدین صاحب ۳۳
بشیر احمد صاحب گجراتی ۳۶
عبدالرحمٰن صاحب ۴۲
محمد اسلم صاحب باجوہ ۴۴
رشید احمد صاحب ۵۴
احمد الدین صاحب ۴۴
نصر اللہ صاحب ۳۶
محمد نواز صاحب ۴۰

حلقہ مسجد فضل

جلال الدین صاحب قمر ۶۳

دارالشیوخ

نصیر احمد صاحب ۳۳
دین محمد صاحب ۴۴
شبیر حسین صاحب ۵۲
محمد جمیل صاحب ۳۶
مبارک احمد شاہ پوری ۳۳

دارالانوار

ہارون رشید صاحب ۳۵

حلقہ مسجد مبارک

میاں عبدالواسع صاحب ۵۸
محمد ابراہیم صاحب ۵۱
محمد صالح صاحب ۶۷

بورڈنگ مدرسہ احمدیہ

غلام سرور صاحب ۷۲
غلام رسول صاحب ۸۵
غلام نبی صاحب ۳۳
خورشید احمد صاحب ۶۲
محمد لطیف صاحب گجراتی ۶۵
محمد ادریس صاحب ۴۰
محمد احمد پانی پتی ۵۷

دارالبرکات

ملک فتح محمد صاحب ۸۰
شیخ نور الحق صاحب ۸۰
محمد مسعود احمد صاحب ۴۴

دارالعلوم

محمد زہدی صاحب ۵۰
سید حبیب اللہ صاحب صادق ۶۶
سید محمود علی صاحب " ۳۵
مولوی دوست محمد صاحب جامعہ ۴۰

دارالفتوح

عبدالرحیم صاحب ۳۳

حلقہ مسجد اقصیٰ

سید سعید احمد صاحب ۵۳

دارالرحمت

پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ۵۱
بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ۶۵
نذیر احمد صاحب " ۷۵
منصور احمد صاحب ۴۳

ناکامیاب امیدواران

رول نمبر ۵۳ - ۵۵ - ۵۷ - ۶۳ - ۱۲۵ - ۱۳۹ - ۲۳۸ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۱ - ۱۶۳ - ۱۷۴ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۲۹۳ - ۱۸۶ - ۵۶۸ - ۵۳۰ - ۵۴۷ - ۵۵۶ - ۶۰۲ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۴ - ۶۱۶ - ۶۲۳ - ۶۲۵ - ۶۴۶ - ۶

ظہیر الحق صاحب جمشید پور

اگلا امتحان "انقلاب حقیقی" قیمت ۴؍ ۸ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ھش

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تشخیص بجٹ چندہ کے متعلق فوری اعلان

جماعتوں کو تشخیص بجٹ فارم چندہ عام و چندہ جلسہ سالانہ برائے تشخیص چندہ بابت سال ۱۹۴۴-۴۵ء بھیجے جا چکے ہیں۔ لیکن افسوس ہے، کہ ابھی تک بہت تھوڑی جماعتوں کی طرف سے یہ فارم مکمل ہو کر آئے ہیں۔ لہٰذا عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے ہر دو چندہ جات کے فارم بعد تشخیص کے جلد سے جلد مرکز میں ارسال کر دیں۔ ناظر بیت المال

تحریک قرضہ پچاس ہزار

ان تمام احباب کی اطلاع کے لئے جنہوں نے تحریک قرضہ پچاس ہزار میں کوئی رقم دی ہوئی ہے۔ اعلان

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

(۸)

۲۱ جولائی کے الفضل میں عہدہ داران کی فہرست درج کرتے ہوئے جو تمہیدی نوٹ لکھا گیا۔ احباب اسے ضرور پڑھ لیں۔ اور اسے مدنظر رکھیں۔ ناظر اعلیٰ

جالندھر شہر

پریزیڈنٹ و امین - میاں محمد عالم صاحب
سیکرٹری مال و محاسب - محمد نواز صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت - منشی غلام جیلانی صاحب
" امور عامہ - صوبیدار میجر چوہدری بشارت علی صاحب
" دعوۃ و تبلیغ و آڈیٹر - پیر انوار دین صاحب

چک 654/G.B لائل پور

پریزیڈنٹ میاں حبیب اللہ صاحب
سیکرٹری مال " غلام محمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت - احمد جان صاحب
" امور عامہ - میاں شاہ محمد صاحب

سڑوعہ (ہوشیار پور)

سیکرٹری مال بشارت علی خان صاحب
" تبلیغ ملک مہر دین صاحب
" امور عامہ چوہدری برکت علی خان صاحب
محاسب عبدالحکیم خان صاحب
سیکرٹری وصایا - ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب
" تعلیم و تربیت - چوہدری چھجو خان صاحب

کیا جاتا ہے کہ وہ دفتر ہذا کی رسیدات واپس کر کے اپنا تمام روپیہ واپس منگوالیں۔ کیونکہ اب قرعہ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں رہی رسیدات کو واپس کرنے سے قبل ان کی پشت پر رسید وصولی تحریر کر دیں۔

ناظر بیت المال

انصار سلطان القلم کا تیسرا انعامی مقابلہ

خدام الاحمدیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت انصار سلطان القلم کے تیسرے انعامی مقابلے کا موضوع یہ تجویز کیا گیا ہے کہ "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مقام کا اظہار احمدیت کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے" افسوس ہے کہ مضامین دینے کی آخری تاریخ غلط دی گئی۔ اصل تاریخ ۱۰ نبوک ہے مضمون نگار حضرات اس تاریخ تک مضامین ارسال فرمادیں۔ جو فلسکیپ کے دس صفحات کے قریب ہوں۔

خلیل احمد۔ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ